آنے کا مقصد تجارت (Bussiness) کرنا، مال کمانا یا دُنیا حاصل کرنا نہیں ہے۔" پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تَلْبِیَہ پڑھا تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تَلْبِیَہ پڑھا اور میں نے حضرت عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما کو اُس دن سے زیادہ کسی دن روتے نہیں دیکھا۔

(مجمع الزوائد،3/555،حدیث:5535)

یا الٰہی حج کروں تیری رِضا کے واسطے　　کر قبول اِس کو محمد مصطفٰے کے واسطے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

کعبہ شریف پر ریشمی غلاف

خانۂ کعبہ شریف پر سب سے پہلے ریشمی غِلاف آپ رضی اللہ عنہ نے تعظیمِ کعبہ کی خاطر چڑھایا۔ اِسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کعبۃ اللہ شریف کو خوب خوشبو لگاتے یہاں تک کہ حرم کے اَطراف مُعَطَّر و مُعَنْبَر ہو جایا کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء،4/467)

(خانۂ کعبہ اور غلافِ کعبہ وغیرہ پر اب بھی لوگ کافی خوشبو لگاتے ہیں لہٰذا اِحرام کی حالت میں خانۂ کعبہ اور غلافِ کعبہ کو چُھونے سے احتیاط کیجئے نیز حج وعُمرے کے مسائل جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب رفیق المعتمرین اور رفیق الحرمین ضرور پڑھئے۔)

تیرتے ہوئے طواف مکمل کیا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے عبادت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے یہاں تک کہ دیگر لوگ عاجز آجاتے چنانچہ ایک مرتبہ مکۂ پاک میں گھنگھور گھٹا چھائی اور خُوب بارش بَرسی، پہاڑوں سے برساتی نالہ بہتا ہوا بیت اللہ شریف کے آس پاس جمع ہو گیا، یہاں تک کہ لوگوں کے لئے چلنا پھرنا اور طواف کرنا مشکل ہو گیا۔ اُس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے تیرنا شروع کر دیا اور تیرتے ہوئے اپنا طواف مکمل کیا۔

(موسوعہ ابنِ ابی الدنیا،8/423)

www.dawateislami.net

دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف فرما یہ پورا مُدّعا یا ربِّ مصطفٰے

حدیثِ پاک کی روایت

حضرت عباس بن سَہْل بن سَعْد اَنصاری رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے سنا کہ حضرت عبداللہ بن زُبیر رضی اللہُ عنہما نے مکۂ پاک کے منبر شریف پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو دوسری کی تمنا کرے گا اور اگر دوسری مل جائے تو تیسری کا طلبگار رہے گا اور انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ پاک اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (بخاری،4/229،حدیث:6438)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا کا مال سراسر وَبال ہے، مالدار لوگ دُنیا میں بھی طرح طرح کی آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں، کبھی دشمن کا خطرہ تو کبھی جان چلی جانے کا خوف، کبھی بال بچوں کے اِغوا کا ڈر تو کبھی ٹیکسز کے کیسز، مال کی کثرت کی طلب کی بجائے حُسنِ اعمال کی کثرت ہو جائے تو کیا بات ہے کیونکہ قبر میں صِرف نیک اعمال ہی کام آئیں گے باقی بینک بیلنس، سونے چاندی کے زیورات، کاروبار، نئی گاڑیاں، بہترین لباس وغیرہ سب یہیں کے یہیں رہ جائیں گے، کاش! مال سے دِل لگانے کے بجائے ربِّ ذوالجلال کی یاد دِل میں بَس جائے پھر تو اِن شاءَ اللہُ الکریم اپنا بیڑا ہی پار ہے۔

تاج و تخت و حکومت مت دے کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ یا اللہ مری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص123)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک بیان کرتے ہوئے خوف

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے والدِ محترم حضرت زُبَیْر بن عوام رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ابا جان! میں آپ کو اُس طرح کثرت سے حدیثیں سناتے ہوئے نہیں دیکھتا جس طرح فُلاں فُلاں صحابہ کرام علیہم الرّضوان حدیثیں سنایا کرتے ہیں تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کبھی کسی موقع پر بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جُدا تو نہیں ہوا مگر میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو مجھ پر جُھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (بخاری، 1/57، حدیث:107، منتخب حدیثیں، ص 111)

شیخ الحدیث حضرتِ علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ میں اِس وَعید کے خوف سے حدیثوں کو بیان کرنے میں بہت احتیاط کرتا ہوں اور صرف اُنہی حدیثوں کو سناتا ہوں جو مجھے اچھی طرح یاد ہیں اور جن کے بارے میں پورے وُثوق (یعنی اعتماد) اور یقین کے ساتھ میں جانتا ہوں کہ یہ فرمانِ رسول ہیں۔ باقی دوسرے صحابہ جو مجھ سے زیادہ حدیثیں بیان کرتے ہیں چونکہ وہ مجھ سے زیادہ حدیثوں کو یاد کئے ہوئے ہیں اس لیے وہ مجھ سے زیادہ تعداد میں حدیثیں سنایا کرتے ہیں۔

(منتخب حدیثیں، ص 111)

شہادت کا واقعہ

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سچ بولنے والے، حق کی خاطر لڑنے والے اور بے مثال تلوار چلانے والے تھے، چنانچہ یزید پلید نے جب آپ رضی اللہ عنہ سے بیعت لینی چاہی تو آپ نے اُس کے خط کو پھینک دیا اور فرمایا: میں ناحق مُطالَبے کو پورا کرنے کے لئے معمولی نرمی بھی اختیار نہیں کروں گا۔ 64 ہجری میں آپ رضی اللہ عنہ نے خلافت کا اعلان فرمایا،

73 ہجری میں عبد الملک بن مروان نے اقتدار سنبھال کر اپنی بیعت کا اعلان کیا اور بنو اُمیہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے مکۂ پاک کی جانب روانہ کیا۔ بد بخت حجاج نے "ابو قُبَیس" پہاڑ پر چڑھ کر مَنْجَنِیْق (پتھر پھینکنے والی توپ) کے ذریعے آپ رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب پر پتھر برسائے۔ ہمت و قوت والے صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ نے اُس ظالم کی فوجوں کا خوب ڈَٹ کر مقابلہ کیا۔ ایک پتھر آپ کے مبارک سر پر آ کر لگا تو آپ رضی اللہ عنہ زمین پر تشریف لے آئے۔ دشمن نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو بڑی بے دَردی کے ساتھ شہید کر دیا۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/407-408، رقم:1170)

صابِرہ و شاکِرہ ماں

جنّتی صحابیہ حضرتِ بی بی اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اِرشاد فرماتے سُنا کہ "بے شک قبیلہ ثقیف میں ایک بہت بڑا ظالم ہو گا۔"

(معجم کبیر، 24/100، حدیث:271، مستدرک علی الصحیحین، 4/716، حدیث:6397)

امام شرفُ الدّین نووی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا اِس بات پر اجماع (یعنی اتفاق) ہے کہ حدیث مبارَکہ میں ظالم سے مُراد حَجّاج بن یوسف ہے۔

(شرح مسلم للنووی، 8/100، ج:16)

صابِرہ و شاکِرہ ماں کو جب اپنے شہزادے کی شہادت کی خبر ملی تو رِضائے مولیٰ پر راضی رہتے ہوئے فرمایا: میں چاہتی ہوں کہ مجھے اُس وقت تک موت نہ آئے جب تک عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو میرے حوالے نہ کر دیا جائے۔ انہیں غسل دیا جائے۔ خوشبو لگا کر کفن پہنایا جائے اور پھر دفن کر دیا جائے۔ کچھ ہی دیر بعد عبد الملک کا خط آیا کہ حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی مبارک میّت اُن کے گھر والوں کے حوالے کر دی جائے۔ انہیں حضرتِ بی بی اَسما

www.dawateislami.net

رضی اللہ عنہا کے پاس لایا گیا پھر غسل دے کر پاک وصاف کر کے خوشبو لگا کر دفن کر دیا گیا۔(مصنف ابن ابی شیبہ، 16/122، حدیث:31318) حضرتِ ایوب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرتِ بی بی اسما رضی اللہ عنہا حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دفنانے کے بعد صِرف تین دن زندہ رہیں۔(حلیۃ الاولیاء، 2/68، حدیث:1503) ایک قول کے مطابق مکۂ پاک کے قبرستان میں ماں بیٹے دونوں کی مبارک قبریں ایک دوسرے کے برابر بنی ہوئی ہیں۔(جنتی زیور، ص528) اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادِم یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، 330)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

فہرس

پہلا مُہاجِر بچّہ	1	رِزق میں برکت اور غم دُور کرنے کا بہترین وظیفہ	7
ناناجان کے نام پر نام اور کنیت	2	مسجد کا کبوتر	8
عالی شان گھرانہ	3	کعبۂ مُشرّفہ کا طواف کرنے والی جنّ عورتیں	10
شانِ عبد اللہ بن زبیر بزبانِ اہلِ بیت	3	100 زبانوں میں گفتگو	12
خالہ جان کی بھانجے سے کنیت	4	حج کا خُطبہ	12
نماز میں یکسوئی	5	کعبہ شریف پر ریشمی غلاف	13
منجنیق پتّھر برساتی مگر نماز میں فرق نہ پڑتا	5	تیرتے ہوئے طواف مکمل کیا	13
جیسے کوئی لکڑی ہو	6	حدیثِ پاک بیان کرتے ہوئے خوف	15
بے مثال سخی، نمازی	6	شہادت کا واقعہ	15
خُشوع کی تعریف	7	صابِرہ وشاکِرہ ماں	16

www.dawateislami.net